www.KitaboSunnat.com

صد تکریم جناب حافظ عبدالرحمن مدنی ﷾ کیلئے اللہ تعالی کے حضور دعا گو ہوں کہ ان کا سایہ مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور اور کلیّۃ القرآن الکریم والعلوم الإسلامیہ پر تادیر قائم رہے آمین ثم آمین

فاضل مدیر! آپ کی توجہ طلب ایک اَمر کی نشان دہی بھی کی جارہی ہے کہ مجھے وصول ہونے والی کاپی میں متعدد صفحات نہیں پائے جاتے ہیں اگر یہ ایک کاپی کا مسئلہ ہے تو اس کی تلافی کی کوئی صورت پیدا کریں اور اگر یہ طباعتی کوتاہی تمام تر اِشاعت میں پائی جاتی ہے تو اس کی کڑی نگرانی کی جائے تاکہ ایسے عظیم علمی و تحقیقی کام اکمل ترین شکل میں اہل علم کے ہاتھوں میں یادگار رہیں کیونکہ آپ کی یہ مساعی ایک حوالہ جاتی اہمیت حاصل کرنے والی کاوش ہے۔

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

پرنسپل، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج،سمندری، فیصل آباد

[۱۴]

رُشد قراءات نمبر (حصہ اول) کے اہم مقالات کا تعارفی جائزہ

’ماہنامہ رشد‘ کا قراءات نمبر اُردو زبان کے قالب میں علوم القرآن کے انتہائی اہم اور اساسی فن پر متنوع علمی مضامین کا پرمغز مجموعہ ہے، اہل عرب میں تو یہ فن اہل علم کی توجہ کا مرکز ٹھہرا ہے تاہم اس کے برعکس ہمارے ہاں عوام الناس تو ایک طرف، اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی قراءات کی حقیقت سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ پاک وہند کے چند مخصوص فکری رجحانات کے حامل نمائندہ اہل علم نے قراءات کے اختلافات کو عجم کا فتنہ قرار دیتے ہوئے اس کی قرآنی حیثیت کا انکار کیا ہے۔

خود مسلم اہل علم میں اس موضوع پر بحث ومباحثہ نے مستشرقین اہل یورپ کیلئے کئی نکات اور سوالات کی گنجائش پیدا کی ہے، اس طرح قراءات کا موضوع قرآن کریم کے متن میں براہِ راست صحت وتواتر کے حوالے سے ایک نازک حیثیت اختیار کرگیا ہے، جس کو علمی بنیادوں پر سہل انداز میں پیش کرنے کی ازبس ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ یہ کام ماہرین فن کا ہے، عام آدمی کو اس سے چنداں مَس نہیں ہے، ماہنامہ رشد کے مدیر اور منتظمین اس حوالے سے واقعتاً مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اُردو زبان میں ایک ضخیم ’قراءات نمبر‘ شائع کر کے اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے، یہ خصوصی شمارہ بطور حصہ اول چھپا ہے اور دوسرے حصہ کی تیاریاں تکمیل کے مراحل سے گذر رہی ہیں، اس حصہ میں تقریباً تین درجن کے قریب مقالات شامل ہیں، جن میں سے دس مضامین عربی سے اردو میں جبکہ ایک مضمون انگریزی سے اردو میں منتقل کر کے شامل اشاعت کیا گیا ہے، اس شمارہ کے بعض مضامین فنی حیثیت سے انتہائی علمی اور قابل قدر ہیں، اہمیت کے پیش نظر ذیل میں چند اہم مقالات کا تعارفی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

اداریہ میں مدارس دینیہ میں تدریس قراءات کی ضرورت اور ’ماہنامہ رشد‘ کے قراءات نمبر کی اشاعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے قراءات کے تفسیر وفقہ پر اثرات، استنباطِ احکام اور نصوص کے ظاہری تعارض میں اس علم کی افادیت پر بحث کی گئی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں مدارس دینیہ قراءات کی درس وتدریس پر وہ التفات نہیں دے رہے جو ماضی میں ان کا طرہ رہا ہے، اس ضمن میں منتظمینِ مدارس سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ متنوع قراءات کی افادیت کے پیش نظر انکو بطورِ نصاب شامل کریں گے، تاکہ قرآن کے معانی ومفاہیم، سلف کے منہج کے مطابق سمجھ آسکیں، اسی طرح قراءات کو فتنۂ عجم کہنے والوں کا علمی بنیادوں پر معارضہ ہوسکے، اداریہ میں واضح کیا گیا ہے کہ مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سیاسی اور فکری غلبے کے نتیجے میں جب مسلمانوں کے دین و ایمان سے متعلقہ علوم پر بھی مستشرقین نے یلغار کی، تو انہیں محمد ﷺ کی سنت و سیرت کا کمال اور قرآن کی حفاظت کا اعجاز بہت کھٹکا، چنانچہ انہوں نے سیرت رسول ﷺ کے بارے میں شبہات پھیلائے تو دوسری طرف قرآنِ کی قراءات کو فتنۂ عجم بتا کر اشکالات پیدا کرنے کی کوشش کی، حالانکہ قراءات کا تنوع قرآن کے اعجاز ہی کا ایک پہلو ہے اور اسمیں اختلاف کا تضاد ممکن ہی نہیں [ص ٦]۔

'قرآن کریم کی روشنی میں ثبوتِ قراءات' کے عنوان سے قاری صہیب احمد میر محمدی کی عربی تصنیف جبيرة الجراحات في حجية القراءات کی ایک فصل کا اردو ترجمہ شامل اشاعت ہے، یہ ترجمہ قاری محمد صفدر نے کیا ہے، اس میں قرآنی آیت وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ [الحج:٧٨] کے تحت ڈاکٹر بصری کی 'اثر القراءات فی الفقہ الاسلامی' ص ١١٨ سے نقل کیا گیا ہے کہ ''یہ آسانی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے لہجاتِ عرب کی مناسبت سے قراءات بھی مختلف ہوتیں، کیونکہ انسان بچپن سے بڑھاپے تک جو زبان بولتا ہے اس کو یکبارگی چھوڑ نا یقیناً ایک مشکل کام ہے، مذکورہ آیت ہر قسم کے رفعِ حرج پر دلالت کرتی ہے۔'' [ص ٩] میری نظر میں یہ استنباط استیناس کے قبیل سے ہے۔ تاہم عمومی نظر میں اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

ایک اہم مضمون 'احادیث مبارکہ میں وارد شدہ قراءات...... ایک جائزہ' ڈاکٹر احمد عیسی المعصراوی کی کتاب القراءات الواردة في السنة کی کل ١٩٦ روایات میں سے ان ٢٦ منتخب احادیث کا اُردو ترجمہ ہے جن میں برصغیر پاک و ہند میں مروّجہ روایتِ حفص سے دیگر قراءات کا فرق بیان کیا گیا ہے، یہ ترجمہ و انتخاب مجلس التحقیق الاسلامی لاہور کے رکن عمران حیدر نے کیا ہے، یہ مضمون اس لحاظ سے ایک منفرد کاوش ہے کہ اس میں حدیث سبعہ أحرف سے قطع نظر حدیث وسنت کی روشنی میں متنوع نصوص سے ثبوت قراءات کو موضوع بنایا گیا ہے، مختلف کتب احادیث میں قراءات سے متعلقہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ نبی کریم ﷺ کی طرف یا کسی صحابی کی طرف منسوب ہیں، ان میں سے کچھ قراءات متواترہ بھی ہیں، کچھ احادیث صحیح اور کچھ ضعیف ہیں، مذکورہ احادیث باعتبار سند درجہ صحت کو پہنچتی ہیں، لیکن رسم عثمانی سے مطابقت نہیں رکھتی، کیونکہ کتب سنن، قراءات کی توجیہات بیان کرنے کے بجائے صرف جمعِ احادیث تک محدود رہتی ہیں، تاہم جن تین شرائط پر قراءات کے قبول و رد کا مدار ہے مثلاً ① وہ قراءت صحیح سند سے مروی ہو۔ ② رسم عثمانی کے موافق ہو اگرچہ احتمالا ہی ہو۔ ③ نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔

وہی قرآنی حیثیت سے معتبر قرار پاتی ہیں، ہمارے زمانہ میں جن قراءات میں یہ تینوں شرائط پائی جاتی ہیں، وہ قراءاتِ عشرہ ہیں، جن کو پوری اُمت سے تلقی بالقبول حاصل ہے اور صدرِ اول سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک کوئی قراءت نقل تواتر سے ثابت نہیں ہو جاتی اس وقت تک نہ تو اسے مصحف میں لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی بطورِ قرآن کریم اس کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ [ص ١٩ ملخصًا] مقالہ ہذا میں منتخب ٢٦ سورتوں کی احادیث ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بانی و سرپرست حافظ عبدالرحمن مدنی کا مضمون 'قرآن کریم کے متنوع لہجات اور ان کی حجیت' بھی عام فہم انداز میں قراءات کے مسئلہ کو سلجھانے میں انتہائی مفید بیان ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں: ''یہ مختلف لب و لہجے دیکھ کر بعض لوگ اشکال کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں بھی اختلاف ہے، حالانکہ یہ قرآن پاک کا اختلاف نہیں۔ آسان انداز میں یہ بات یوں سمجھئے کہ دنیا کی ہر زبان کی اندر لب و لہجہ کا اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اردو زبان کو ہی لے لیں، اس میں ایک لفظ ہے ناپ تول، بعض لوگ اسے ناپ تول کہتے ہیں جبکہ بعض لوگ ماپ تول، اس کے علاوہ ایک لفظ سسر ہے، بعض لوگ اسے سسر اور بعض اسے خسر کہتے ہیں۔ انگریزی زبان کا ایک لفظ ہے شیڈول، بعض انگلش بولنے والے اسے شیڈول اور بعض سکیجوئل کہتے ہیں۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ایک غلط ہے اور دوسرا صحیح۔'' [ص ۴۱]

'احادیث رسول کی روشنی میں ثبوت قراءات' فن قراءات کی عالمی شہرت کی حامل مستند شخصیت علامہ عبدالفتاح القاضی کی تصنیف 'ابحاث فی القرآن الکریم' اور قاری صہیب میر محمدی کی 'جبیرۃ الجراحات' سے ماخوذ ہے، ترجمہ قاری محمد صفدر کے ہاتھوں انجام پایا ہے، جس میں تقریباً نو احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسئلہ قراءات کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد وضاحتیں اور فوائد وتنبیہات شامل کی گئی ہیں، واضح رہے کہ اکثر روایات صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند احمد وغیرہ سے منقول ہیں۔

اگلا مضمون بھی قاری صہیب میر محمدی کی مذکورہ تالیف کی دو فصلوں کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے، جس میں 'قراءات کا ثبوت' اجماعِ امت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، یہ ترجمہ قاری محمد صفدر نے کیا ہے، اس مقالہ میں علامہ سیوطی، قسطلانی، ابن جزری، ابن نجیم، علامہ زرکشی، امام طبری، ابو اسحاق زجاج، ابن خالویہ، امام غزالی، امام خطابی، سبکیؒ اور دیگر رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال سے قراءات کی حجیت، ان کے تواتر اور قرآن ہونے کو مصرح کیا گیا ہے، امام ابوشامہؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''منزل حروف سبعہ میں سے کسی ایک کا انکار کرنے پر نبی ﷺ نے کفر کا حکم لگایا ہے۔ [ص ۶۷]

تاریخ قراءات کے حوالہ سے 'برصغیر پاک وہند میں تجوید وقراءات کا آغاز وارتقاء' کے عنوان سے اہم تحریر شامل اشاعت کی گئی، یہ مضمون شیخ القراء قاری اظہار تھانویؒ کے افادات پر مبنی ہے، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے برصغیر پاک وہند کے بعض معزز خاندانوں نے ہجرت کا منصوبہ بنایا، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے تھانہ بھون سے اور ردّ عیسائیت کے پاسبان حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے کیرانہ سے اور جناب محمد بشیر خانؒ، انکے بڑے بھائی اور ان کے خاندان سمیت سترہ افراد نے ہندوستان سے مکہ معظّمہ کی طرف ہجرت فرمائی، اللہ تعالیٰ نے علم قراءات کی خدمت کیلئے ان افراد میں سے اکثریت کو قبولیت بخشی، ۱۸۷۶ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے مل کر مکہ مکرمہ میں 'مدرسہ صولتیہ' قائم کیا، جناب محمد بشیر خانؒ کے تین صاحبزادے تھے: بڑا بیٹا عبداللہ، اس سے چھوٹا عبد الرحمٰن اور سب سے چھوٹا حبیب الرحمٰن تھا، بشیر خان نے مذکورہ تینوں صاحبزادوں کو مولانا رحمت اللہ کیروانویؒ کی سرپرستی میں دیا، قاری عبداللہ نے مدرسہ صولتیہ ہی میں عظیم قاری ابراہیم سعد بن علی الازہریؒ سے علم قراءت سیکھا، قاری عبداللہ مکیؒ کے دورانِ تدریس مولانا رحمت اللہ نے شیخ ابراہیم سعد سے کہا ''میں سمجھتا ہوں کہ قاری عبداللہ نے بڑی مہارت حاصل کر لی ہے، ہندوستان میں ان کی نظیر ومثال نہیں'' تو اس پر استادِ محترم شیخ ابراہیم سعد بن علی الازہریؒ نے فرمایا بل لا نظير له في العالم یعنی اس وقت پورے عالم میں اس کی نظیر نہیں ہے، آپ حرم میں نمازِ تراویح پڑھاتے تھے، جناب بشیر احمد خان کے دوسرے بیٹے قاری عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی قاری عبداللہ سے اس فن کو سیکھا اور مہارت تامہ حاصل کی، ایک دن مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے باہم مشورہ کر کے متعدد علماء وصلحاء کی موجودگی میں دونوں بھائیوں عبداللہ اور عبدالرحمٰن کو بلا بھیجا، مولانا رحمت اللہ نے دونوں بھائیوں (یعنی اپنے بھتیجوں) کو مخاطب کر کے فرمایا 'عبداللہ کو تو میں یہاں مدرسہ صولتیہ کیلئے رکھتا ہوں اور عبدالرحمٰن تم کو حکم دیتا ہوں تم ہندوستان جا کر قرآن کی خدمت کرو اور تجوید وعلوم قراءات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترویج کرو، نیز مصری اور عربی لہجوں کی بھی تعلیم دو جن سے اہل ہند نابلد ہیں، [ص۷۳] چنانچہ آپ ہندوستان پلٹے اور جامع العلوم کانپور میں تدریسی سرگرمیوں میں مصروف رہے، یہاں آپ سے بہت سے لوگوں نے فیضِ علمی پایا، جبکہ تیسرے فرزند قاری حبیب الرحمٰن تھے، جنھوں نے اپنے بڑے بھائی قاری عبداللہ سے فن قراءات سیکھا، انتہائی پرکشش آواز پائی، مدرسہ صولیتہ میں تدریس اور حرم میں قرآن سناتے رہے، لکھنؤ میں مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں بھی تدریسی فرائض سرانجام دئے، اس دور میں قاری محمد حسنؒ سے استفادہ کیا، اس طرح یہ خانوادہ ہندوستان میں علم قراءات و تجوید کو مستقل بنیادوں پر پھیلانے کا سبب بنا، دوسرا خاندان علی گڑھ کے معزز فرزند جیون علیؒ کے دو بیٹوں عبدالخالق اور چھوٹے بیٹے عبدالمالک پر مشتمل تھا، یہ دونوں بیٹے مدرسہ صولیتہ میں پڑھتے رہے اور روایت حفص کی تکمیل کے بعد وطن واپس تشریف لائے، دونوں نے مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے، قاری عبدالخالقؒ کے نامور تلامذہ میں سے قاری اظہار احمد تھانویؒ بھی شامل ہیں، جبکہ استاذ القراء قاری عبدالمالک نے ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں تدریس فرمائی، ہندوستان تشریف آوری کے بعد انہیں مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں تدریس علم تجوید و قراءات کی دعوت دی گئی جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا، یہیں دوران محفلِ قراءات مولانا اشرف علی تھانویؒ جلسہ میں تشریف فرما تھے، قاری عبدالمالک کی تلاوت سننے کے بعد خوشی کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ آپ میرے ہاں امداد العلوم تھانہ بھون میں علم تجوید و قراءات میں خدمت سرانجام دیں، آپ کی پانچ یا پندرہ روپے تنخواہ مقرر ہوئی، آپ کی خدمات سے تھانہ بھون میں اس علم کو کافی فروغ ملا، قاری اظہار احمد تھانویؒ نے آپ سے خوب استفادہ فرمایا، قاری صاحب نے جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، دار العلوم اسلامیہ لاہور، مدرسہ تعلیم القرآن مکھڈ (کیمل پور)، مدرسہ تجوید القرآن مسجد چینیانوالی اہلحدیث لاہور میں فیض رسانی کرنے کے بعد ۱۹۸۱ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ایسوسی ایٹ پروفیسر متعین ہوئے، آپکے نامور تلامذہ میں قاری یحیٰی رسولنگری، قاری محمد ادریس عاصم اور قاری احمد میاں تھانوی وغیرہ شامل ہیں، آپ نے اس فن پر متعدد کتب بھی تالیف کیں۔

علم تجوید و قراءات میں اہلِ حدیث قراء کے کردار کے حوالے سے حافظ میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ، حافظ محمد لکھویؒ، مولانا عبد الستار دہلویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا میر سیالکوٹیؒ، نواب صدیق حسن خانؒ اور حافظ محمد گوندلویؒ وغیرہ معروف حیثیت رکھتے ہیں، عصر حاضر میں اس فن کی اشاعت و ترویج کے حوالے سے اہل حدیث قراء کرام میں قاری محمد یحیٰی رسولنگری، قاری محمد ادریس عاصم، قاری عزیر احمد اور قاری ابراہیم میر محمدی کے نام قابلِ ذکر ہیں، غرض یہ مقالہ برصغیر میں علم قراءات کی ترویج و اشاعت کے ضمن میں ایک عمدہ تعارفی دستاویز ہے، مناسب ہوتا اگر مولانا محمد صدیق ارکانی کا مقالہ 'برصغیر پاک و ہند کے قراء کرام کی سندات' بھی ترتیب کے اعتبار سے ماسبق مقالہ کے ساتھ طبع ہوتا، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ سلسلہ سندِ حدیث کی طرح سند قرآن بھی موجود ہے اور اس ضمن میں شیخ المشائخ قاری محی الاسلام پانی پتیؒ کی تالیف 'شجرۂ قراءات سبعہ' یعنی قراء سبعہ کی اسانید، شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی کی 'شجرۃ الاساتذہ' اور مرزا بسم اللہ بیگ کی تالیف 'تذکرہ قاریان ہند' وغیرہ سے مدد لیتے ہوئے فاضل مقالہ نگار نے برصغیر پاک و ہند کے قراء کرام کی تین سندیں تیار کی ہیں اور آخر میں چند مستند مشائخ قراءات کے تلامذہ کی فہرست بھی دے دی ہے تاکہ موجودہ دور کے ہر قاری قرآن کیلئے اپنا سلسلہ متعین کرنا آسان ہو، یہ مضمون اپنی افادیت کے اعتبار سے اس لحاظ سے وقعت کا حامل ہے کہ متواتر طریق پر قراءات کا وجود آنحضرت ﷺ تک پوری حفاظت کے ساتھ پیش کی جا سکتا ہے گو اس قدر عظیم تواتر میں سند کا اہتمام ضروری نہیں رہتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سبعہ أحرف کے حوالے سے تین مقالات اس مجلّہ کی زینت ہیں، پہلا مقالہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ کلیۃ القرآن کے سابق سربراہ شیخ عبدالعزیز القاری حفظہ اللہ کا ہے جس میں انہوں نے قرآن کی متعدد قراءات کو ثابت کرنے والی حدیث سبعہ أحرف کے متواتر ہونے کو مبرھن کیا ہے، نیز اس کی مختلف اسانید اور متون کی ترویج کرنے والے محدثین کا ذکر کیا ہے، اس حوالے سے دوسرا مضمون ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب کا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے سبعہ أحرف کی مراد کی تعین اور قراءات عشرہ کی حجیت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، خاص طور پر صحت ِقراءات کیلئے جو ضابطہ متقدمین سے طے چلا آرہا ہے اُس پر متاخرین کا یہ اعتراض کہ اس میں تواتر روایت کو شرط قرار نہیں دیا گیا لہٰذا قراءات کو متواتر کیونکر کہا جا سکتا ہے؟ کے جواب میں علامہ زرقانی کا قول مناھل العرفان سے نقل کیا گیا ہے، جس میں ہے کہ ''مقبول قراءات کے بارے میں (ضابطہ کے) یہ تین ارکان علم قطعی کا فائدہ دینے میں تواتر کے مساوی ہیں، اس مساوات کا بیان یہ ہے کہ مصحف کے اندر (کتابت شدہ صورت میں) جو کچھ ہے اس پر سب سے بہتر زمانہ یعنی صحابہ کے زمانہ کے ائمہ کا تواتر اور اجماع تھا، پھر جب کسی وجہ کی روایت کی سند صحیح ہو تو قواعد لغت اور مصحف متواتر کی رسم کے ساتھ موافقت روایت کے علم قطعی کا فائدہ پر قرینہ بن جاتی ہے، اگرچہ روایت احاد میں سے ہو، نیز یہ بھی مت بھولو کہ علم حدیث میں یہ بات طے شدہ ہے کہ قرائن کے ہوتے ہوئے خبر واحد علم قطعی کا فائدہ دیتی ہے، گویا مصحف کے متواتر وثقہ بننے سے بیشتر تو سند میں تواتر کو طلب کیا جا سکتا تھا لیکن متفقہ مصحف کے وجود کے بعد روایت کی صحت وشہرت ہی کافی ہے جبکہ وہ رسم خط اور عربی زبان کے موافق ہو۔'' [ص ۱۳۷]، اس موضوع پر تیسرا مضمون مفتی تقی عثمانی صاحب کی معروف کتاب علوم القرآن کے باب سوم سے ماخوذ، شامل اشاعت ہے، ہمارے مطالعہ کی حد تک غالباً یہ تحریر اس موضوع پر اردو زبان میں سب سے جامع تحریر ہے، مفتی صاحب موصوف کے نزدیک سبعہ أحرف کی سب سے بہتر تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حدیث میں حروف کے اختلاف سے مراد قراءتوں کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد، اختلافِ قراءات کی سات نوعیتیں ہیں، گو ان سات نوعیّتوں کی تعیین میں محققین حضرات کے اقوال میں تھوڑا بہت فرق ہے کیونکہ ہر ایک نے قراءات کی انواع کا استقراء اپنے طور پر الگ الگ کیا ہے، ان میں جن صاحب کا استقراء سب سے زیادہ منضبط، مستحکم اور جامع ومانع ہے، وہ امام ابوالفضل رازی ہیں۔ [دیکھئے ص ۱۴۶]

'مروجہ قراءات قرآنیہ اور مطبوع مصاحف کا جائزہ' کے عنوان سے قاری محمد مصطفی راسخ، رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کا اہم مقالہ ہے، اس میں روایت حفص کے علاوہ ورش، قالون اور روایت دوری پر مشتمل مختلف اکناف ِعالم سے چھپے ہوئے مصاحف کے نمونہ جات پیش کرتے ہوئے اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ ہمارے دیار میں بھی قراءات کے طلبہ جب مذکورہ روایات کو ادا کرتے ہیں تو ان روایات سے سرمو فرق نہیں آتا، جس سے حفص کے علاوہ دیگر روایات کا تواتر ثابت ہوتا ہے۔

ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی سلمہ کا مضمون 'تعارف علم قراءات ...... اہم سوالات وجوابات' آسان اسلوب میں قراءات سے متعلقہ اہم اور پیچیدہ مباحث کے حل پر مشتمل ایک وقیع مقالہ ہے، اس مضمون کو پڑھنے سے ایک عام قاری بھی اس مشکل فن کی تاریخی مباحث سے واقف ہوسکتا ہے۔ متقدمین میں مکی ابن ابی طالب القیسی کی کتاب 'الابانۃ عن معانی القراءات' بھی اسی اسلوب کی حامل ہے، یہ اسلوب زیادہ مفید اور قابل فہم ہے، راقم کے خیال میں اس مضمون کو اس شمارہ کے اولین تعارفی مضامین میں شامل ہونا چاہئے تھا، الغرض یہ مقالہ اس پورے شمارے کا مرکزی اور بیش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت حصہ ہے جو بطور قسط اول شامل ہے۔ قسط دوم اگلے شمارے کا حصہ ہوگی، ہماری تجویز کے مطابق اس مقالہ کو کتابی صورت میں شائع کر کے مدارس وجامعات میں نصاب کا حصہ بنانے کی بھی ضرورت ہے، البتہ اس کی کتابی صورت میں اشاعت سے قبل حوالہ جات وحواشی نیز تنقیح وتحقیق کا مزید اہتمام درکار ہوگا، موصوف ایک جگہ قراءات اور قرآن میں فرق بیان کرتے ہوئے انتہائی جامعیت سے لکھتے ہیں کہ 'قرآن کہتے ہیں ان الفاظ وحی کو جو منزل من اللہ ہیں اور قراءات اسی قرآن کی خبر کو کہتے ہیں' [ص ۲۴۸] اس مقالہ میں قراءات سے متعلق بیس اہم سوالات کے عمدہ جوابات دیئے گئے ہیں، بقیہ چالیس سوالات کے جوابات اگلے شمارہ میں شائع ہوں گے۔

اگلا مضمون 'علم قراءات اور قراءات شاذہ' کے عنوان سے حافظ انس نضر مدنی کا تحریر کردہ ہے، جو اس سے قبل نومبر/دسمبر ۲۰۰۷ء کے اسی مجلّہ میں شائع ہو چکا ہے، قراءات کے صحیح ہونے کیلئے جن تین ارکان کا ضابطہ قراء کے ہاں معروف ہے، اگر ان ارکان میں سے ایک رکن بھی رہ جائے تو وہ قراءتِ شاذہ کہلائے گی، قراءاتِ شاذہ کے چار معروف قراء ہیں: ① حسن بصریؒ ② ابن محیصنؒ ③ یحییٰ الیزیدیؒ ④ امام اعمشؒ

شاذہ قراءات کو نماز میں پڑھنا جائز نہیں ہے البتہ ان کا فائدہ تفسیر وفقہ میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، تفصیل کیلئے اسلم صدیق صاحب کا مقالہ برائے ایم فل 'قراءات شاذہ اور تفسیر وفقہ پر اثرات' مطبوعہ شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور، ملاحظہ کیا جائے جو اس جیسے اہم موضوعات پر ایک عمدہ کاوش ہے، اس مضمون کے مندرجات بھی اس مقالہ سے خارج نہیں ہیں، اس سے اگلا مضمون بھی اسی موضوع پر حافظ عمران ایوب لاہوری کا تحریر کردہ ہے، جو سابقہ مضمون سے مختلف نہیں، اچھا ہوتا کہ صرف اسلم صدیق صاحب سے ہی اس موضوع پر ان کے مقالہ سے انتخاب لے کر چھاپا جاتا، وہ زیادہ جاندار مقالہ ہے۔

اگلا مقالہ 'قراءاتِ قرآنیہ میں اختلاف کی حکمتیں اور فوائد' کے موضوع پر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے سابق سربراہ ڈاکٹر ابومجاہد عبدالعزیز القاری کے طویل مقالہ کے ایک حصہ کا اُردو ترجمہ ہے، قاری محمد حسین نے ترجمہ کیا ہے، جو ایک عمدہ ترجمہ ہے، اختلافِ قراءات کی حکمتوں اور فوائد میں سے قرآن مجید کے لفظ اور اس کے نقل کو اُمت پر آسان کرنا، اختلافی مذہب میں راجح کی وضاحت کرنا، دو مختلف اوقات کیلئے دو مخالف شرعی حکموں کی وضاحت اور مرادِ الٰہی کی تعین میں وہم دور کرنا وغیرہ شامل ہیں، اگلا مضمون بھی قاری محمد حسین کا ترجمہ کردہ ہے، جو جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر عبدالکریم ابراہیم صالح کا اہم مقالہ ہے، جس میں انہوں نے مسائل عقیدہ پر قراءات کے اثرات کا جائزہ لیا ہے، یہ مضمون توجیہات قراءات کے ضمن میں مختلف آیات سے مسائل عقیدہ مستنبط کرنے میں ایک اہم کاوش ہے، اسی طرح اس سے اگلے مضمون میں تفسیر قرآن میں قراءات کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے، یہ مضمون ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم کا ہے جو اس موضوع پر کئی مقالات تحریر کر چکے ہیں، اس کا ترجمہ محمد عمران اسلم نے کیا ہے، اس مضمون میں قرآنی قراءات کے علم نحو پر اثرات کا بھی تفصیلی مواد موجود ہے، واضح رہے کہ اس موضوع پر ۱۹۹۶ء میں ریاض (سعودی عرب) سے شیخ محمد بن عمر سالم بازمول کا مقالہ 'القراءات واثرها في التفسير والاحكام' بھی دو جلدوں میں چھپ چکا ہے اور اس کے مندرجات بھی اس مضمون سے کافی مماثلت رکھتے ہیں، دلچسپی رکھنے والے حضرات کو بازمول صاحب کے مقالہ کی طرف مراجعت کرنی چاہیئے، اس شمارہ میں قراءات سے متعلقہ چند دقیق فنی مقالات کو بھی شامل کیا گیا ہے، ان میں مسئلہ خلط قراءات اور علم تحریرات کا فنی مقام خصوصیت سے قابل ذکر ہے، یہ مضمون حافظ حمزہ مدنی اور قاری فہد اللہ کی مشترکہ کاوش ہے، اس میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قاری ایک قراءت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت کرتے ہوئے دوسری قراءت میں داخل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ عہد نبوی ﷺ سے لے کر آئمہ قراءات کے زمانہ تک تو اختلاط قراءات کے بے شمار دلائل موجود ہیں جن کے مطابق ماہرین ہمیشہ اپنے اختیارات (Selections) کے مطابق تلاوت کرتے رہے، ''اس بات کی انتہائی سادہ دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول تو سات متعین اسالیب (سبعہ احرف) پر ہوا ہے، جبکہ وہ قراءات جوامت میں بطور قرآن رائج ہیں وہ سات سے بڑھ کر دس (۱۰)، چودہ (۱۴)، بیس (۲۰) اور اسی (۸۰) وغیرہ کی تعداد میں معروف ہیں۔ دراصل قراءات ثلاثہ ہوں یا قراءات عشرہ، بیس قراءات (روایات) ہوں یا اسی قراءتیں (طرق) یہ سب انداز تلاوت اختلاط سبعہ احرف کے نتیجہ میں وجود میں آئے، سبعہ احرف سے ایسے ترتیبات تلاوت (Sets) اگر سینکڑوں بھی تشکیل دے دیئے جائیں، بشرطیکہ وہ سبعہ احرف سے باہر نہ ہوں تو کوئی حرج کی بات نہیں۔'' [ص ۳۶۷] غرض یہ کہ شروع زمانہ میں تو ہر کوئی سبعہ احرف سے ماخوذ اپنی اختیار کردہ ترتیب سے تلاوت کرتا تھا اور یہ سلسلہ اس قدر وسیع تھا کہ بیسیوں صاحب اختیار آئمہ تھے جن میں قراء عشرہ بھی شامل ہیں، البتہ اب مسئلہ یہ ہے کہ آیا ان قراءات عشرہ متواترہ میں جو ہم تک پہنچی ہیں ان کا آپس میں اختلاط جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں قراء کے ہاں دو آراء پائی جاتی ہیں، ایک گروہ جس میں امام سخاویؒ اور قسطلانیؒ وغیرہ شامل ہیں ان کے نزدیک ان قراءات عشرہ میں اختلاط جائز نہیں ہے، جبکہ دوسرا گروہ جس میں امام ابوشامہؒ اور ابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ شامل ہیں، کے نزدیک اختلاطِ قراءات جائز ہے، فریقین کے دلائل کا تجزیہ پیش کر کے مقالہ ہذا میں ایک معتدل موقف اختیار کیا گیا ہے، جس کے مطابق نہ تو علی الاطلاق ممانعت ہی صحیح موقف ہے اور نہ ہی جواز بلکہ فنی امور کی رعایت کرتے ہوئے خلط قراءات میں باعتبار شریعت کوئی حرج نہیں اور جن اہل فن نے اس سے منع فرمایا ہے ان کے پیش نظر بھی بعض فنی اُمور ہیں جن کی رعایت بہر حال ضروری ہے۔ [دیکھئے ص ۳۶۱ تا ص ۳۷۳ ملخصاً]

قاری فہد اللہ کا مضمون 'قرآن کریم کو قواعدِ موسیقی پر پڑھنے کی شرعی حیثیت' ایک عمدہ بحث ہے جس میں موسیقی کے قواعد کو باالاختیار تلاوتِ قرآنی میں استعمال کرنے کی مذمت اور عدم جواز کو احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے، مصر میں قواعد موسیقی کو 'مقامات' سے تعبیر کرتے ہیں۔ ''اکثر مصری قراء قرآن کریم کو قواعد موسیقی پر تلاوت کرتے ہیں اور مصر میں مقامات یعنی قواعد موسیقی پر قرآن کو پڑھنے کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے کہ قرآن کریم کو کس طرح موسیقی کی دھنوں پر پڑھا جائے۔ اس کی تعلیم کیلئے باقاعدہ درسگاہیں بھی قائم ہیں اور یہ مرض اس قدر بڑھتا جارہا ہے کہ اس کو انٹرنیشنل سطح پر انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم دی جارہی ہے اور بعض ویب سائٹس باقاعدہ اس پر کام کررہی ہیں۔ جب سے مصری قراء نے اپنے مبارک قدم ارض پاکستان پر رنجہ فرمائے ہیں، اس وقت سے یہ رجحان بڑھ رہا ہے، چونکہ وہ قواعد موسیقی (مقامات) کے مطابق تلاوت کرتے ہیں جس کا اندازہ وہ حضرات بخوبی کرسکتے ہیں جو ایسی محافل میں شریک رہے ہیں، مثلاً اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کو ایک خاص انداز میں حرکت دینا جس طرح کوئی موسیقار پیانو بجاتے وقت کرتا ہے تو انکی دیکھا دیکھی ہمارے حقیقت سے ناآشنا قراء کرام مقامات پر پڑھنے کی کوشش شروع کردی ہے۔'' [ص ۳۸۳] اس بحث میں راجح مؤقف وہی ہے جو حافظ ابن قیم الجوزیہؒ نے زاد المعاد میں بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کو خوش الحانی اور سرلگا کر پڑھنے کی قسمیں ہیں: ایک وہ خوش الحانی جس کا طبیعت تقاضا کرتی ہے اور بغیر تکلف اور تعلیم زبان پر جاری ہوجائے یعنی جب طبیعت کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو مذکورہ خوش الحانی اور سر خود بخود ہی جاری ہوجائے تو یہ درست اور جائز ہے، اس میں تصنع اور بے جا تکلف کا عنصر بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری قسم وہ خوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحانی اور سر ہے جس میں تکلف اور تصنع ہو اور طبیعت کے غیر موافق ہو اور اس میں موسیقی کے مخصوص اوزان کی بالاختیار پیروی بھی کی گئی ہو، سلف صالحین نے اسکو معیوب قرار دیا ہے [مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: ص۳۹۱]

قراءات کی حجیت اور ان کے استناد میں شبہات پیدا کرنے میں طبقہ مستشرقین اور چند مسلم متجد دین کا اہم کردار ہے، مستشرقین میں آرتھر جیفری نے قرآنی قراءات میں تبدیلیوں اور اختلافات کے مسئلہ کو بہت اچھالا ہے، خصوصاً اس کی کتاب Materials اور کتاب المصاحف کے شروع میں مقدمہ مستشرقین کے ہاں ایک منفرد حیثیت کا کام ہے، جیفری نے صحابہ اور تابعین سے منقول اختلافِ قراءات کو مقابل نسخہ جات (Rival Codices) کے عنوان سے پیش کیا ہے اور تقریباً ۶۰۰۰ سے زائد اختلافاتِ قراءات (ثانوی مصادر سے جمع کرتے ہوئے) تحریر کر کے قرآنی مرتبہ کو بائبل کے بالمقابل لاکھڑا کرنے کی کوشش کی ہے، یہ اور اس طرح کے دیگر استشراقی غیر تحقیقی رویوں کی عکاسی ہمارے استاذ ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری کے مقالہ بعنوان 'اختلافِ قراءاتِ قرآنیہ اور مستشرقین...... آرتھر جیفری کا خصوصی مطالعہ' سے ہوتی ہے، آپ کا یہ مضمون اصلاً انگریزی میں تھا، جو ۱۹۹۵ء میں AJISS میں Variant Readings of the Text of the Quran ... The Case of Arthur Jeffery کے عنوان سے طبع ہوا تھا، یہ مضمون بلا مبالغہ اُصولی طور پر جملہ استشراقی شبہات کا جامع ردّ پیش کرتا ہے، یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جیفری کی آرا پر جس قدر بھی کام ملتا ہے وہ سب اسی آرٹیکل پر موقوف نظر آتا ہے مثلاً محبّ الدین سبحان واعظ کی کتاب المصاحف پر تحقیق اور میرے مقالہ 'اختلافِ قراءات اور نظریۂ تحریف قرآن' مطبوعہ جامعہ پنجاب ۲۰۰۵ء میں جیفری پر بحث اسی مقالہ کو بنیاد بناتے ہوئے کی گئی ہے، اردو ترجمہ علی اصغر سلیمی نے کیا جو فکر و نظر میں طبع ہوا تھا، یہ مضمون مصنف کی اجازت سے وہیں سے لے کر دوبارہ چھاپا گیا ہے، اس کے بعد مسلم متجد دین اور قراءات کے حوالے سے میرا مضمون طبع کیا گیا ہے جو کچھ ترمیمات اور اضافوں کے ساتھ میری مذکورہ بالا کتاب سے ماخوذ ہے، استاذ قاری ابراہیم میر محمدی، قاری صفدر، قاری طاہر رحیمی مدنیؒ اور قاری محمد زبیر کے مقالات میں تمنا عمادی، پرویز اور غامدی وغیرہ کے قراءات کے بارے میں مؤقف کے نقائص بیان کئے گئے ہیں، یہ موقف جمہور قراء و محققین کی رائے سے ہٹا ہوا ہے، اس خصوصی شمارہ میں ایک مضمون 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت اور تبدیلی سے متعلق فتاویٰ جات' کے عنوان سے بھی شامل اشاعت ہے۔ گو مضمون کے مندرجات علمی اور مفید ہیں، تاہم مقالہ نگار نے شروع سے آخر تک بہت سے مقامات حافظ سمیع اللہ فراز کی کتاب 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت' سے نقل کردئے ہیں اور چند مقامات پر فراز صاحب کے الفاظ کو معمولی ردّ و بدل کے ساتھ اپنے خیال کے طور پر بغیر حوالہ تحریر کیا گیا ہے، مثلاً دیکھئے ص۵۵۳ کی عبارت ''اس کتاب لاریب کی جمع و کتابت میں شکوک......'' 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت' کے ص۴۲ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے، نیز بعض مقامات پر کتابِ مذکور کا حوالہ ضرور دیا گیا ہے لیکن وہ ناقص اور غیر مکمل ہے، مثلاً ص۵۵۵ اور ص۵۶۱ پر جو عبارات موجود ہیں ان میں کتابِ مذکور کے ص۲۹۳ اور ۲۹۴ سے مواد ماخوذ ہے، لیکن حوالہ نہیں دیا گیا۔ میری رائے میں یہ مضمون فراز صاحب سے طلب کیا جاتا تو اصل کے زیادہ قریب اور تفہیم کے اعتبار سے بھی زیادہ مفید ہوتا۔

شمارہ کے آخر میں 'علم تجوید وقراءات کے متعلق رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ' بھی ترتیب دے کر شامل اشاعت کیا گیا ہے، جو اہل علم کیلئے اس موضوع پر وسعتِ مطالعہ کی دعوت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُشد قراءات نمبر (حصہ دوم)

’ماہنامہ رشد‘ کے قراءات نمبر دوم کی اشاعت نہ صرف یہ کہ خاص اہل فن کیلئے مفید اور اہم علمی مقالات پر مشتمل دستاویز ہے بلکہ یہ حصہ تو قراءات کی اہم مباحث کی تفہیم کیلئے مبتدیوں کیلئے بھی یکساں طور پر کام کی چیز ہے۔

میں تو اس سلسلۂ اشاعت کو خیر دلیل علیٰ فن القراء ات سے تعبیر کروں گا۔ یہ شمارہ بھی سابقہ شمارے کی طرح متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہے، البتہ بعض مضامین میں مباحث کا تکرار نظر آیا ہے جو شاید اتنے ضخیم کام میں لا بدی ہوتا ہے، مقالہ جات کی فہرست بھی مکمل طور پر ابتدا میں شامل کی گئی ہے جو قابل تحسین ہے۔

جہاں تک ان مضامین پر تبصرے کا تعلق ہے تو ہر مضمون کی ابتدا میں برادرِ عزیز جناب ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ کے قلم سے تحریر کردہ تمہیدی وتعارفی کلمات ہی ان پر جامع ومانع تبصرہ قرار دیئے جانے کے اہل ہیں، تاہم میری نظر میں چند قابل ذکر مضامین میں امام ابوعمرو حفص الدوری رحمہ اللہ (م ۲۴۶ھ) کی قراءات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ترجمہ ہے جو مرزا عمران حیدر نے کیا ہے۔ بقول ڈاکٹر حمزہ مدنی ’’اس کتاب کی تخریج وتحقیق کے سلسلہ میں دو محققین کے کیے گئے کام سے استفادہ کر کے حوالہ جات کی تکمیل کی گئی ہے، ان میں سے ایک تحقیقی کاوش تو جمہوریہ مصر کے حالیہ شیخ المقاری ڈاکٹر محمد عیسیٰ المعصر اوی کی ہے، جبکہ دوسری تحقیق شیخ زاید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء نے فرمائی ہے [ص۱۴] اس حوالہ سے یہ بھی واضح رہے کہ یہ کتاب ۱۴۰۸ھ میں ڈاکٹر حکمت بشیر یاسین کی تحقیق سے مکتبہ الدار، مدینہ منورۃ سے بھی شائع ہو چکی ہے، اسی سلسلہ میں ایک وضاحت اور بھی قابل ذکر ہے کہ علماء نے ایسی قراءات جن کی نسبت آئمہ قراءات کی طرف نہ ہو قراءات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کی ہیں لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتا کہ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ [تفصیل کیلئے دیکھئے محمد بن عمر سالم بازمول: القراء ات وأثرها في التفسير والأحكام هامش ج۱ ص۱۹۹] اسی مصنف (امام دوری) کے بارے میں ابن جزری م۸۳۳ھ نے لکھا ہے کہ ’’یہ پہلا شخص ہے جس نے قراءات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کیں [غاية النهاية ۱/۲۵۵، مکتبہ الخانجی، مصر ۱۹۳۲ء]

دوسرا اہم مضمون پانی پتی سلسلۂ قراءات کے عظیم استاد قاری محمد طاہر رحیمی مدنی کا مضمون ’کیا حدیث سبعہ أحرف متشابہات میں سے ہے؟‘ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، یہ مضمون دراصل راقم کے استاذ حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ کی سوانح ’حیاتِ ترمذی‘ کیلئے قاری طاہر رحیمیؒ نے ایک تفصیلی تعزیتی مضمون کے ہمراہ ’ضیافت مدینہ‘ کے عنوان سے بھیجا تھا جس کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ اسی عنوان سے اس کو ’حیاتِ ترمذی‘ کا حصہ بنایا جائے (میں نے اس مسودہ کو اس کی طباعت سے قبل اپنے استاد حضری مفتی عبدالقدوس ترمذیؒ کے توسط سے دیکھا تھا) جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ لغتِ قریش جامع اللغات ہونے کی حیثیت سے سامنے آ چکی تھی لہٰذا جملہ سبعہ احرف مصاحفِ عثمانیہ میں موجود ہیں۔

سبعہ احرف ہی کے حوال سے اہم نکات پر مشتمل قاری حمزہ مدنی کا سلسلہ وار مضمون ’تعارف علم القراءات اہم سوالات وجوابات‘ بڑی خاصے کی چیز ہے، صفحہ نمبر ۳۳۵ تا ۳۵۱ خاص طور پر اس موضوع پر اہم سوالات پر روشنی ڈالنے کیلئے صرف کئے گئے ہیں، ایک جگہ لکھتے ہیں:

’’کوئی بھی لغت ہو وہ متعدد لہجات، مترادفات اور اسالیبِ بلاغت وغیرہ کو شامل ہوتی ہے۔ تعددِ قراءات کے ضمن میں موجود تقدیم وتاخیر، حرکات وسکنات، غیب وخطاب اور حذف وزیادت وغیرہ کے قبیل کے اختلافات کو سمجھانے کیلئے متعدد اسالیب بلاغت سے تعلق رکھتے ہیں، علمائے قراءات کی اصطلاح میں اس قسم کے اختلافات کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ